اردو اور انگریزی زبان پر مشتمل پاکستان اور بین الاقوامی سفارتی امور کے بارے میں خبریں اور تجزیے

ماہنامہ

سفارتی ترجمان

لاہور

جلد نمبر 14 • شمارہ نمبر 165 • ماہ مئی 2024

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل
ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کا
9 روزہ دورہ پاکستان

اقوام متحدہ اور امریکہ کی اسرائیل کو وارننگ حملہ روک پائے گی؟

اسرائیلی بربریت کا دفاع نہیں کرسکتی

18 برس تک امریکی ترجمانی کرنے والی خاتون سفارتکار نے استعفیٰ دے دیا

امریکہ کا سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ
سعودی اسرائیل تعلقات سے مشروط ہوگا؟

Monthly Safarti Tarjuman Lahore

Information about Pakistan and International diplomatic affairs in Urdu and English languages

اردو اور انگریزی زبان پر مشتمل پاکستان اور بین الاقوامی سفارتی امور کے بارے میں خبریں اور تجزیے

ماہنامہ سفارتی ترجمان لاہور

جلد نمبر 14 • شمارہ نمبر 165 • ماہ مئی 2024

فہرست مضامین

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1۔	رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کا 9 روزہ دورہ پاکستان	02
2۔	رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہ اکیڈمی کا سعودی عرب میں تین روزہ اجلاس	04
3۔	اسرائیلی بربریت کا دفاع نہیں کرسکتی امریکی خاتون سفارتکار نے استعفیٰ دے دیا	05
4۔	غزہ کی مظلوم عوام پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف طلبہ تحریک یورپ اور مغربی ممالک تک پھیل گئی	07
5۔	اسرائیل مخالف مظاہرے گوگل نے اپنے درجنوں ملازمین فارغ کردیئے	08
6۔	اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کو روکنے کیلئے امریکہ نے قانون سازی شروع کردی	09
7۔	حماس نے اسرائیل کے خلاف ہتھیار ڈالنے کا مشروط اعلان کردیا: تنظیم حماس کے اعلیٰ سیاسی رہنما خلیل الحیہ کا انٹرویو	10
8۔	یورپین یونین نے مئی تک فلسطین کو ریاست تسلیم کرنے کا عندیہ دے دیا	15
9۔	ایرانی حملے میں اسرائیلی فضائی اڈے نواتیم کے کئی مقامات کو نقصان پہنچا: بی بی سی کی تحقیق	11
10۔	امریکہ کا سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ: سعودی اسرائیل تعلقات سے مشروط ہوگا؟	16
11۔	پاکستان کو آئی ایم ایف کے شکنجے سے نجات کب ملے گی؟ کیا ایک ارب 10 کروڑ ڈالر کی قسط آخری ہوگی؟	17

چیف ایڈیٹر
سید فرزند علی

ایڈیٹر
مرزا محمد آصف بشیر بیگ

ڈپٹی ایڈیٹر
عشرت یاسمین

ریذیڈنٹ ایڈیٹر UAE
قاری محمد طیب عابد

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (ترکیہ)
رانا فیصل عزیز

لیگل ایڈوائزر
مرزا عبدالرشید ایڈووکیٹ

مارکیٹنگ ایگزیکٹو
حافظ محمد شفیق

ڈیزائننگ / لے آؤٹ
عائشہ گل

اعلانِ لاتعلقی: میگزین میں مختلف مصنفین اور فورم کے شرکاء کے خیالات، عقائد اور نقطہ نظر ضروری نہیں کہ میگزین کی رائے، عقائد، نقطہ نظر اور سرکاری پالیسیوں کی نمائندگی کرتے ہوں۔

Website: www.safartitarjuman.com **Facebook:** Safarti Tarjuman

پبلشر: سید فرزند علی

پرنٹر: ملک عید محمد پرنٹر

قیمت شمارہ: پاکستان 300 روپے ☆ یورپ 3 امریکی ڈالر ☆ متحدہ عرب امارات 10 درہم

ہیڈ آفس: گلی نمبر 5 بلاک (A) اسلام پورہ عقب گورنمنٹ ٹیچنگ ہسپتال شاہدرہ لاہور۔ پاکستان

فون: 03004620893 & 03214124042

ای میل: safarti.tarjuman@gmail.com & farzandlahore@gmail.com

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کا 9 روزہ دورہ پاکستان

عیدالفطر کی خوشیاں پاکستانی بچوں کے ساتھ منائی، سیرت میوزیم کا سنگ بنیاد رکھا

دینی سفارت کاری شروع کرنے کا اعلان

رپورٹ (سید فرزند علی)

عالم انسانیت کیلئے ہمدردی کے جذبے سے سرشار رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی نے گذشتہ ماہ پاکستان کا تفصیلی خیرسگالی دورہ کیا اپنے 9 روزہ دورے کے دوران انہوں نے فیصل مسجد میں نماز عید کا خطبہ دینے، سیرت میوزیم کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی سیاسی اور مذہبی قیادت سے بھی ملاقاتیں کیں۔ پاکستان آمد پر وفاقی وزیر مذہبی امور چوہدری سالک حسین ، پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی ، سعودی سفیر نواف سعید المالکی، سیکرٹری مذہبی امور اور رابطہ عالم اسلامی کے ریجنل ڈائریکٹر سمیت اعلیٰ حکام نے ان کا استقبال کیا اور اگلے روز سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی نے علمائے کرام کے ساتھ افطار کیا اور علماء کے پاس جا کر ان سے ملاقاتیں کیں ان کے دورے کی سب سے اہم مصروفیت عیدالفطر کے موقع پر فیصل مسجد اسلام آباد میں نماز عید کا خطبہ دینا تھا فیصل مسجد میں ہزاروں افراد کے اجتماع کو خطبہ دیتے ہوئے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ کا کہنا تھا کہ امت مسلمہ کی کامیابی کا راز اتحاد میں ہے۔ 'اس اتحاد اور محبت کی بنیاد اپنے گھروں سے کیجیے۔ اپنے اہل خانہ سے محبت اور احترام کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ 'لوگو، اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرو۔ یہ اللہ کا حکم بھی ہے اور اللہ کے رسول نے باہمی محبت کا درس دیا ہے۔ انہوں نے خطبے میں غزہ کے مظلوم مسلمانوں کے لیے دعا کی اور کہا کہ اللہ تعالی ان کی مدد فرمائے اور مسلمانوں کو بھی حکمت، دانائی اور دعاؤں کے ذریعے فلسطین کے لوگوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل نے کہا کہ 'اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں رمضان جیسی نعمت سے نوازا اور ہم نے اس رمضان میں گناہوں سے بچنے اور باہمی یگانگت کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ہمیں اپنی باقی زندگی کو بھی ایسے ہی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے جیسے ہم رمضان گزارتے ہیں۔' قران اور احادیث کے حوالے دیتے ہوئے ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی کا کہنا تھا کہ انسان کی حرمت اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک بہت زیادہ ہے اس لیے ہمیں اپنے باہمی میل جول روابت اور تعلق داریوں میں انسان کے احترام جذبات اور احساسات کو بالکل بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے اور اسلامی نظام میں خاندان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے گھروں میں اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ بہترین سلوک اور احترام کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ اگر والدین اولاد کی بہترین تربیت کریں گے تو اس سے ایک بہترین اسلامی معاشرہ تشکیل پائے گا۔

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری

جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی عیدالفطر کے روز شام کو رابطہ عالم اسلامی کے تحت یتیم بچوں کیلئے قائم ادارے دار ''علی بن ابی'' طالب گئے جہاں انہوں نے یتیم بچوں کے ساتھ عید منائی اور بچوں کے ساتھ کافی وقت گزارا یتیم بچوں کے ساتھ مل کر کچھ کھیلوں میں بھی حصہ لیا اور عیدی بھی تقسیم کی۔

اپنے دورے کے دوران سیکرٹری جنرل رابطہ اسلامی نے گذشتہ ایک سال سے جاری دس سال سے کم عمر حفاظ کرام کے مقابلے کے اختتامی پروگرام اور سیرت النبی میوزیم کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بھی شرکت کی جہاں انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم کم سن حفاظ قرآن کیلئے آج اکٹھے ہوئے ہیں دنیا کی ہدایت کے لیے قرآن مجید کو نازل کیا گیا۔ اسے سمجھنے کے بعد ہی اس پر عمل کیا جا سکتا ہے، یہ معتدل تعلیمات پر مشتمل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'پاکستان کی پہچان سچا ایمان اور قربانیاں ہیں۔ جو شخص بھی پاکستان کا دورہ کرتا ہے اسے اسلام کی سچائی نظر آتی ہے پاکستانی قوم اپنے عقیدے اور اسلامی اقدار سے محبت کرنے والی قوم ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان اور سعودی عرب کا بہت مضبوط رشتہ ہے، سچے ایمانی جذبے کی وجہ سے دونوں ممالک کے

درمیان قریبی تعلقات ہیں۔'

رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے وزیر اعظم محمد شہباز شریف سے ملاقات کی اور پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے وزیر اعظم شہباز شریف کے عزم اور کوششوں کی تعریف کی جبکہ اس ملاقات کے دوران وزیر اعظم نے اتحاد امت اور عالمی سطح پر امن کے پیغام کو عام کرنے میں رابطہ عالم اسلامی کے کردار کو سراہا۔

رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے پاکستانی آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے بھی ملاقات اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا دریں اثناء ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ سے ملاقات بھی کی۔

اس ملاقات میں قانونی مسائل، قانون سازی اور ماتحت عدلیہ کے نظام سمیت عدالتی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا ان کے دورے کا آخری پروگرام پاکستان میں سعودی سفیر کی رہائش گاہ پر علمائے کرام کے ساتھ ملاقات تھی اس ملاقات میں پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی ،مولانا فضل الرحمان سمیت متعدد علمائے کرام موجود تھے اس موقع پر سیکرٹری جنرل نے اپنی گفتگو میں پاکستان کے علماء اور عوام کی اسلام اور سعودی عرب کے ساتھ والہانہ محبت کی تعریف کی بعدازاں رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ پاکستان کا نو روزہ مکمل کر کے سعودی عرب واپس روانہ ہوگئے اسلام آباد کے نور خان ایئر بیس پر سعودی سفیر نواف سعید المالکی، سیکرٹری مذہبی امور اور رابطہ عالم اسلامی کے ریجنل ڈائریکٹر سمیت اعلیٰ حکام نے انہیں رخصت کیا۔

☆☆☆☆☆

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہ اکیڈمی کا تین روزہ اجلاس

”ہم جنس پرستی“ انسانی فطرت اور اخلاقی اقدار کے منافی قرار

اسلامی ممالک مشترکہ طور پر ہم جنس پرستی کے خلاف مشترکہ موقف اپنائیں

مختلف مذاہب اور ان کے پیروکاروں کی توہین اور مقدس مقامات پر حملوں کی مذمت

رپورٹ (سید فرزند علی)

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہ اکیڈمی کا تین روزہ اجلاس سعودی عرب کے دارالخلافہ ریاض میں منعقد ہوا جس کی صدارت مملکت کے مفتی اعلی، علما کمیٹی کے صدر اور فقہ اکیڈمی کونسل کے چیئرمین شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ نے کی تھی جبکہ اجلاس میں پاکستان سے پاکستان علماء کونسل کے چیئرمین حافظ محمد طاہر محمود اشرفی، جمعیت علماء اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر سمیت دنیا بھر سے جید علماء کرام کی بڑی تعداد نے شرکت کی تھی رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور فقہ کونسل کے نائب صدر ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی نے شرکاء اجلاس کو ایجنڈے سے آگاہ کیا جبکہ حرمین میں دینی امور کے سربرا شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے بھی اجلاس میں شرکت کر کے دنیا بھر سے آنے والے جید علماء کرام کا خیر مقدم کیا۔

حرمین میں دینی امور کے سربرا شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے اعتدال پسندی کی اقدار کے فروغ، عدل وانصاف اور افہام وتفہیم کو عام کرنے کے علاوہ مذہبی انتہا پسندی سے نمٹنے کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور مملکت کے مفتی اعلی، علما کمیٹی کے صدر اور فقہ اکیڈمی کونسل کے چیئرمین شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ کا خصوصی شکریہ ادا کیا جن کی کوششوں سے کامیاب اجلاس منعقد کیا گیا حرمین میں دینی امور کے سربرا شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے خدمات کو سراہا ہے اسی طرح رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور فقہ کونسل کے نائب صدر ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسی نے بھی اسلام اور عالم اسلام کیلئے شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔

اسلامی فقہ کونسل کی جانب سے اجلاس کے آخری روز جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیہ میں متعدد نکات پر اتفاق کیا گیا مشترکہ اعلامیہ میں اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرتے ہوئے حکمت و دانشمندی کے تقاضوں کو اجاگر کیا گیا۔ اسلامی فقہ کونسل نے اس بات کی مذمت کی کہ بعض عناصر کی جانب سے جان بوجھ کر لوگوں کو مختلف مذاہب اور ان کے پیروکاروں کی توہین اور مقدس مقامات پر حملے کرائے جاتے ہیں جن کے اثرات (جوابی) اسلامی مقدسات پر مرتب ہوتے ہیں۔ مشترکہ اعلامیہ میں اسلام میں خواتین کی تعلیم کے حوالے سے کہا گیا کہ ’اسلام علم و معاشرتی ترقی کا مذہب ہے جبکہ دین اسلام کا آغاز ہی ’اقرا‘ یعنی پڑھو سے ہوا۔ اسلام میں علم حاصل کرنے کی ہر ایک کو ترغیب دی گئی ہے۔ اعلامیے میں غیر اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ان ممالک میں مقیم مسلمانوں کو عیدین کے موقع پر چھٹی دیں جو انسانی بنیاد پر ان کا حق ہے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی نے ’ہم جنس پرستی‘ کے حوالے سے کہا کہ ’بعض ممالک کی جانب سے اس عمل کو قانونی تحفظ اور جواز فراہم کرنے کی مذموم کوشش کا جائزہ لیا

جارہا ہے۔ کونسل نے ان کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے اسے انسانی فطرت اور اخلاقی اقدار کے خلاف قرار دیا' اعلامیے میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ 'اسلامی ممالک دیگر ممالک مشترکہ طور پر ہم جنس پرستی کے خلاف مشترکہ موقف اپنائیں اور سختی سے اس پر کاربند رہیں'۔ کونسل نے کہا' یہ تمام ممالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرح کی کوششوں کو کسی بھی طور پر کامیاب نہ ہونے دیں۔ اس حوالے سے تعلیم وتربیتی ادارے، ذرائع ابلاغ، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز وغیرہ کو اس خطرناک مہم کے خلاف اپنا کردار ادا کرنا چاہئے'۔ اسلامی فقہ کونسل کے اجلاس میں مملکت میں سرکاری سطح پر قائم فلاحی پورٹل کے حوالے سے اس بات کی سفارش کی گئی کہ مملکت میں مقیم غیرملکی اپنی زکوۃ اور صدقات حکومتی مصدقہ پورٹل پر دیں تاکہ ان کے عطیات محفوظ طریقے سے مستحق افراد تک پہنچ سکیں۔

☆☆☆☆☆

اسرائیلی بربریت کا دفاع نہیں کرسکتی

18 برس تک امریکی ترجمانی کرنے والی خاتون سفارتکار نے استعفیٰ دے دیا

(ویب رپورٹ)

18 برس تک امریکی سفارت کار کی حیثیت سے خدمات انجام دینے والی ہالا رہاریت نے اچانک سے بائیڈن انتظامیہ چھوڑنے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا ہے کہ وہ غزہ جنگ کے معاملے پر امریکا سے کسی کے مزید نفرت کرنے کی وجہ نہیں بننا چاہتی۔

ہالا رہاریت نے امریکی محکمہ خارجہ کی ملازمت سے پچھلے ہفتے استعفیٰ دے دیا تھا، مستعفی ہونے سے پہلے وہ دبئی میں امریکی سفارتکار تھیں۔ ہالا رہاریت 18 برس سے امریکی محکمہ خارجہ سے وابستہ تھیں اور عربی زبان کی ترجمان تھیں۔

امریکی اخبار کو انٹرویو میں ہالا رہاریت نے کہا کہ ان کا کہنا تھا کہ 18 برس کے کیریئر میں ہمیشہ پالیسی پر بات ہوتے دیکھی تھی کہ امریکا کیا غلط کر رہا ہے اور کیا درست مگر حیران کن اور منجمد کرنے والی یہ صورتحال پہلی مرتبہ غزہ تنازعے پر پیدا ہوئی تھی اس لیے اکتوبر سے غزہ صورتحال پر انٹرویو دینا بند کردیے تھے۔

ہالا رہاریت نے بتایا کہ محکمہ خارجہ میں لوگ ڈر کے مارے غزہ کا ذکر کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ محکمہ خارجہ غزہ پر جن نکات پر بات کرتا تھا وہ اشتعال انگیز تھے، وہ نکات فلسطینیوں کو یکسر نظرانداز کرتے تھے، ان میں فلسطینیوں کی حالت زار کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔

ہالا رہاریت نے کہا کہ اگر وہ محکمہ خارجہ کے نکات پر بات کرتیں تو لوگ ٹی وی پر جوتا مارنے کا سوچتے، امریکی پرچم جلانے کا سوچتے اور امریکی فوج پر راکٹ مارنے کا سوچتے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ڈر ہے یتیم فلسطینی بچے کل کو ہتھیار اٹھا کر بدلا لینے نہ کھڑے ہوجائیں کیونکہ امریکی پالیسی پوری نسل کو انتقام پر اکسا رہی ہے۔

ہالا رہاریت نے کہا کہ بطور انسان، بطور ایک ماں یہ کیسے ممکن ہے، مردہ فلسطینی بچوں کی ویڈیو آپ پر اثر نہ ڈالیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ المناک تھا کہ فلسطینی بچوں کو مارنے والے بم ہمارے تھے اور زیادہ المناک یہ تھا کہ اموات کے باوجود ہم مزید اسلحہ اسرائیل بھیج رہے تھے۔ ہالا رہاریت نے اس معاملے پر امریکی پالیسی کو پاگل پن قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسلحہ کی نہیں سفارت کاری کی ضرورت ہے۔

اسرائیل کی غزہ کے بعد رفح پر حملے کی تیاریاں

اقوام متحدہ اور امریکہ کی اسرائیل کو وارننگ حملہ روک پائے گی؟

رپورٹ (عشرت یاسمین)

غزہ میں انسانیت سوز حملوں کے بعد اسرائیل نے غزہ کی سرحدی پٹی کے جنوبی شہر رفح رفح پر زمینی حملے کی تیاری شروع کردی ہے اس حوالے سے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے عسکری منصوبوں کی منظوری دے دی ہے اور اپنی فوجیں اور ٹینک جنوبی اسرائیل منتقل کرکے اسرائیلی افواج کو ہدایات جاری کردی ہیں اب کسی بھی لمحے نئی جنگ کا آغاز ہوسکتا ہے۔

اسرائیلی وزیراعظم کی جانب سے دھمکی حقیقی ہے یا پھر وہ اس دھمکی کی آڑ میں فلسطین کی آزادی کیلئے جدوجہد کرنے والی تنظیم حماس سے اسرائیلی یرغمالیوں کو غیر مشروط رہا کروانا چاہتی ہے اس بارے کہنا قبل از وقت ہوگا۔

اسرائیل غزہ کے جنوبی شہر رفح میں حماس کے خلاف زمینی کارروائی کیلئے کئی مرتبہ اپنے عزم کا اعادہ کرچکا ہے جبکہ دوسری جانب عالمی سطح پر اس منصوبے کی بھرپور مخالفت کی جارہی ہے امریکہ، مصر اور قطر اس امید کے ساتھ جنگ بندی معاہدے پر زور دے رہے ہیں کہ اس سے رفح پر حملے کا منصوبہ ٹل جائے گا لیکن اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے اسرائیلی یرغمالیوں کے اہلخانہ سے ملاقات کے دوران ایک مرتبہ پھر اس عزم کا اعادہ کیا کہ 'معاہدہ یا اس کے بغیر' حماس کو تباہ کرنے کا ہدف پورا کرنے کے لیے فوج رفح میں داخل ہوگی۔ نیتن یاہو نے کہا 'ہم رفح میں داخل ہوں گے کیونکہ ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ہم حماس کی بٹالین کو تباہ کریں گے۔ ہم جنگ کے اپنے تمام اہداف پورے کریں گے جس میں تمام یرغمالیوں کی واپسی بھی شامل ہے۔

چودہ لاکھ فلسطینی یعنی غزہ کی نصف آبادی سے زیادہ افراد بدترین حالات

میں رفح میں پناہ لیے ہوئے ہیں جو اسرائیلی حملوں کے باعث یہاں نقل مکانی کرنے پر مجبور ہوئے تھے۔ دوسری جانب شمال میں کچھ داخلی راستوں کو کھول دیا گیا ہے اور امریکہ نے وعدہ کیا ہے کہ سمندر کے راستے سامان لانے کے لیے ایک بندرگاہ چند ہفتوں میں تیار ہو جائے گی۔ لیکن اکثر خوراک، ادویات اور دیگر سامان مصر سے رفح کے راستے یا قریبی کریم شالوم کراسنگ کے ذریعے غزہ میں داخل ہوتی ہے اور حملے کی صورت میں یہ آمدورفت ناممکن ہو جائے گی۔

امریکہ نے اسرائیل پر زور دیا ہے کہ وہ 'قابل عمل منصوبے کے بغیر رفح میں آپریشن کا آغاز نہ کرے'۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کو رفح کے اندر کسی بڑے زمینی حملے کے بغیر حماس کے خلاف 'پن پوائنٹ آپریشن' کرنے چاہیں۔

اقوام متحدہ کے سربراہ انتونیو گوتریش نے خبردار کیا ہے کہ رفح پر اسرائیلی حملہ موجودہ کشیدگی اور تباہی میں ناقابل برداشت اضافہ ہوگا جو نہ صرف فلسطینیوں کے لیے تباہ کن ہوگا بلکہ یہ غزہ اور دیگر علاقوں تک بھی پھیل سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ نے کہا کہ واضح طور پر نظر آ رہا ہے کہ رفح میں اسرائیلی فوج کا ممکنہ زمینی آپریشن ایک ایسے المیے سے کم نہیں ہوگا جو الفاظ سے باہر ہے، یہ غزہ میں موجود فلسطینیوں پر تباہ کن اثرات مرتب کرے گا جس کے مقبوضہ مغربی کنارے اور مشرق وسطیٰ کے وسیع تر خطے پر سنگین اثرات مرتب ہوں گے، اس کارروائی سے مزید ہزاروں فلسطینی شہری مارے اور لاکھوں نقل مکانی پر مجبور ہو جائیں گے۔ انتونیو گوتریش نے کہا کہ سلامتی کونسل کے تمام اراکین اور بہت سے ممالک کی حکومتوں نے واضح طور پر رفح میں اس طرح کیممکنہ اسرائیلی فوجی آپریشن کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اسرائیل پر اثر و رسوخ رکھنے والے تمام لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ غزہ میں اسرائیلی فوجی آپریشن کی روک تھام کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ دریں اثنا اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری جنرل برائے انسانی امور مارٹن گرفتھس نے کہا ہے کہ رفح پر ممکنہ اسرائیلی حملے میں اس قدر تباہی ہوگی کہ کوئی انسانی منصوبہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

غزہ کی مظلوم عوام پر اسرائیلی جارحیت

امریکی ریاستوں میں شروع ہونے والی طلبہ تحریک یورپ اور مغربی ممالک تک پھیل گئی

رپورٹ (سید فرزند علی)

اسرائیلی جارحیت کا نشانہ بننے والے غزہ کے مکینوں سے اظہار یکجہتی کیلئے امریکی یونیورسٹیوں میں شروع ہونے والا احتجاج اب یورپین ممالک اور آسٹریلیا کی یونیورسٹیوں میں بھی پھیل گیا جن پر قابو پانا مقامی انتظامیہ کیلئے مشکل ہوگیا ہے متعدد مقامات پر قانون نافذ کرنے والے اداروں اور طلباء کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات بھی آ رہی ہیں صرف امریکی ریاستوں میں ہزاروں طلبہ کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

امریکی طلبہ کے اس احتجاج کا آغاز نیویارک نیورسٹی سے ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ امریکا کی دیگر یونیورسٹیوں میں بھی پھیل گیا۔ یہی نہیں بلکہ یہ مظاہرے پورے یورپ اور آسٹریلیا میں بھی پھیل گئے ، جس کے نتیجے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور طلبہ کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں۔ احتجاجی مظاہروں میں شامل طلبہ اسرائیل کو ہتھیار فروخت کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ تعلقات اور شخصیات کا بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ متعدد یونیورسٹیوں میں اساتذہ نے بھی غزہ میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف طلبہ کے احتجاج کی حمایت کی ہے۔

اس وقت امریکا کی جن یونیورسٹیوں میں طلبہ غزہ میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں ان میں کولمبیا یونیورسٹی، یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا، آسٹن میں یونیورسٹی آف ٹیکساس، جارج واشنگٹن یونیورسٹی، ہارورڈ یونیورسٹی، کیلیفورنیا اسٹیٹ پولی ٹیکنک یونیورسٹی شامل ہیں۔ اس کیعلاوہ ایمرسن کالج، نیویارک یونیورسٹی، ایموری یونیورسٹی، نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی، ییل یونیورسٹی، فیشن انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، سٹی کالج آف نیویارک، انڈیانا یونیورسٹی بلومنگٹن، مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی ایسٹ لانسنگ کیمپس میں بھی مظاہرے کیئے

اسرائیل مخالف مظاہرے
گوگل نے اپنے درجنوں ملازمین فارغ کر دیئے

(ویب رپورٹ)

گوگل نے اسرائیل کے ساتھ معاہدے کے خلاف احتجاج کرنے والے درجنوں ملازمین کو نوکری سے برطرف کر دیا گوگل نے اسرائیل کو اے آئی اور کلاؤڈ سروسز کی فراہمی کے لیے ایک ارب 20 کروڑ ڈالر کا معاہدہ کیا ہے۔اس معاہدے میں ایمیزون بھی شامل ہے گوگل نے احتجاج کرنے والے ملازمین کے رویے کو ناقابلِ قبول قرار دیتے ہوئے انہیں برطرف کیا۔گوگل کو اپنے ملازمین کو دو مرحلوں میں برطرف کیا پہلے مرحلے میں 28 ملازمین کو فارغ کیا گیا تھا جس میں کچھ سینئر اور پرانے ملازمین بھی شامل تھے اس کے بعد گوگل نے اندرونی طور پر انکوائری کے بعد دوسرے مرحلے میں بھی ایک درجن سے زائد ملازمین کو نوکری سے برطرف کیا ہے گوگل کے ملازمین نے کمپنی کے نیویارک اور کیلی فورنیا میں واقع دفاتر کے باہر احتجاج کیا تھا جس میں گوگل انتظامیہ اور اسرائیل مخالف نعرے لگائے گئے گوگل ملازمین نے اسرائیل کو غزہ میں فلسطینی عوام پر بمباری کے خلاف موقف اختیار کیا تھا کہ اسرائیل مظلوم فلسطینیوں کے خلاف ظلم کر رہا ہے ایسے موقع پر گوگل انتظامیہ کو اسرائیل کے ساتھ کسی بھی قسم کے معاہدے نہیں کرنے چاہیے۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق کیلی فورنیا میں گوگل ہیڈ کوارٹرز کے باہر دھرنے کے دوران ملازمین کی جانب سے گوگل کلاؤڈ کے سی ای او تھامس کوریان کے دفتر پر قبضے کی کوشش کی گئی تھی۔ٹیکنالوجی کی خبریں فراہم کرنے والی ویب سائٹ 'دی ورج' نے مظاہرے سے متعلق گوگل انتظامیہ کی جانب سے بدھ کو ملازمین کو بھیجی گئی ای میل کا حوالہ دیا ہے۔اس ای میل میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کے کچھ دفاتر میں منگل کو احتجاج کی رپورٹس آئیں جس میں بدقسمتی سے کچھ ملازمین نے دفتر کی جگہ پر قبضہ کیا، پراپرٹی کو نقصان پہنچایا اور دیگر ملازمین کے کام میں رکاوٹ ڈالی۔ای میل میں کہا گیا کہ ایسے ملازمین کا رویہ انتہائی خلل ڈالنے والا تھا اور اس سے دیگر ملازمین کو خطرے کا احساس ہوا۔گوگل کے مطابق ملازمین کا یہ رویہ ہماری پالیسیز کی کھلی خلاف ورزی ہے جو ناقابلِ قبول ہے۔واشنگٹن پوسٹ کے مطابق ملازمین کا کہنا ہے کہ انہوں نے احتجاج کے دوران کسی کو کام کرنے سے نہیں روکا گوگل کے دفاتر میں احتجاج کرنے والے ملازمین 'نو ٹیک فار اپارتھائیڈ' گروپ کا حصہ ہیں۔

گئے ہیں۔آسٹریلیا میں سڈنی یونیورسٹی میں طلبہ نے احتجاجی کیمپ لگائے،آسٹریلوی وزیراعظم کی اسرائیل اور غزہ سے متعلق پالیسی کے خلاف نعرے بازی کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسرائیل سے منسلک کمپنیوں سے علیحدگی اختیار کی جائے اور ان کے ساتھ معاہدے ختم کیئے جائیں۔فرانس کے دارالحکومت پیرس میں درجنوں طلبہ نے سوربون یونیورسٹی کے باہر غزہ میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف شدید احتجاج کیا۔جرمن پارلیمنٹ کے باہر غزہ کے حق میں لگائے گئیا یک ایسے ہی کیمپ کے شرکا کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو کارروائی کرنا پڑی۔

اقوام متحدہ میں ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق وولکر ترک نے ایک بیان جاری کر کے فلسطین کی حمایت میں ہونے والے مظاہروں کے خلاف پولیس کے پرتشدد رویے پر تشویش ظاہر کی ہے-

انسانی حقوق کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر نے امریکی یونیورسٹیوں میں فلسطین کی حمایت میں مظاہرہ کرنے والے طلبہ کی گرفتاری اور انھیں تعلیم سے محروم کر دینے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ انھیں امریکی یونیورسٹیوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نامناسب اقدامات پر تشویش ہے-امریکی میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی پولیس نے فلسطین کی حمایت میں مظاہرہ کرنے والے طلبہ کو بیدردی سے زمین پر گھسیٹا، تشدد کا نشانہ بنایا اور انھیں منتشر کرنے کیلئے آنسو گیس کے گولے داغے ہیں۔

اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ سے اسرائیلی کمپنیاں ڈوبنے لگی

امریکہ نے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کو روکنے کیلئے قانون سازی شروع کر دی کوئی فرد اسرائیل کا بائیکاٹ کرتا ہے یا اس کے بائیکاٹ کیلئے کہتا ہے تو یہ امریکہ میں جرم ہوگا

رپورٹ (س ف ع)

فلسطین کے علاقے میں غزہ میں اسرائیلی بربریت کے خلاف دنیا بھر کی طرح امریکا میں اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی کمپین شدت اختیار کرتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے اسرائیلی کمپنیوں کا سرمایہ ڈوبنے لگا ہے یہودیوں کی ایک بڑی تعداد امریکی ریاستوں میں موجود ہے جو بڑی بڑی کمپنیاں بنائے کاروبار کرر رہے ہیں اور ان کمپنیوں کا امریکی حکومت پر بہت اثر ورسوخ ہیں جن کے پریشر کی وجہ سے جو امریکہ آزادی اظہار کا دعویٰ کرتا ہے وہ اس وقت اس رائے پر پابندی لگانا چاہتا ہے جو عوام اپنے ضمیر کے مطابق سوچتے ہیں۔

ایسی قانون سازی امریکہ کی مختلف ریاستوں کی سطح پر نظر آنے لگی ہے جس نوعیت کی پہلے اپنے بیرونی اور انتہائی قسم کے دشمن ملکوں اور اقوام کے خلاف کی جاتی تھیں کئی امریکی ریاستوں نے اس قانون سازی پر کام شروع کر دیا ہے کہ ان کے عوام اگر کسی خاص فیکٹری یا ملک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو انہیں اس کی اجازت نہیں ہوگی جس کا مطلب ہے کہ کوئی فرد اسرائیل کا بائیکاٹ کرتا ہے یا اس کے بائیکاٹ کے لیے کہتا ہے تو یہ جرم ہو گا۔ اس قانون کا سب سے پہلا نشانہ امریکی نوجوان اور طلبہ کی اس تحریک کا ماحول بن رہا ہے جس نے غزہ کی جنگ میں عورتوں، بچوں اور عام شہریوں کی ہلاکتوں کے باعث کئی ہفتوں سے اسرائیلی جنگ بند کرنے کی آواز اٹھا رکھی ہے۔

جن ریاستوں نے اسرائیل کا بائیکاٹ کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ کام کرنے کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے قانون پاس کیا ہے ان میں ٹیکساس، اوہائیو، الینوائے، انڈیانا، فلوریڈا، ایریزونا، جارجیا، آئیووا، پنسلوانیا، مشی گن، آرکنساس، مینیسوٹا، نیواڈا، جنوبی کیرولینا، ٹینیسی، الاباما، رہوڈ آئی لینڈ، نیو جرسی، اوکلاہوما، کنساس، نارتھ کیرولینا، یوٹاہ، مسوری، اڈاہو، ویسٹ ورجینیا، کولوراڈو، مسسیپی اور نیوہیمپشائر شامل ہیں۔

حماس نے اسرائیل کے خلاف ہتھیار ڈالنے کا مشروط اعلان کردیا

اگر 1967 سے پہلے کی سرحدوں کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست قائم ہوتی ہے تو حماس ہتھیار ڈال کر ایک سیاسی جماعت میں تبدیل ہو جائے گی۔

تنظیم حماس کے اعلیٰ سیاسی رہنما خلیل الحیہ

(ویب ڈیسک)

خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' کو دیے گئے انٹرویو میں فلسطین کی آزاد ریاست کیلئے جدوجہد کرنے والی تنظیم حماس کے اعلیٰ سیاسی رہنما خلیل الحیہ نے کہا ہے اگر 1967 سے پہلے کی سرحدوں کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست قائم ہوتی ہے تو حماس ہتھیار ڈال دے گی اور ایک سیاسی جماعت میں تبدیل ہو جائے گی۔انہوں نے کہا کہ حماس اسرائیل کے ساتھ پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصے کی جنگ بندی پر راضی ہونے کی خواہاں ہے۔انہوں نے کہا کہ حماس فلسطینی لبریشن آرگنائزیشن (پی ایل او) میں شامل ہونا چاہتی ہے تا کہ غزہ اور مغربی کنارے کے لیے ایک متحد حکومت بنائی جائے۔انہوں نے کہا کہ حماس اسرائیل کی 1967 سے پہلے کی سرحدوں کے ساتھ مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں ایک مکمل خود مختار فلسطینی ریاست اور بین الاقوامی قراردادوں کے مطابق فلسطینی پناہ گزینوں کی واپسی کو قبول کرے گی۔خلیل الحیہ کا کہنا تھا کہ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو حماس کا عسکری ونگ تحلیل ہو جائے گا۔حماس رہنما نے کہا کہ "قابضین" کے خلاف لڑنے والوں کے تمام تجربات یہی رہے ہیں۔ جب وہ آزاد ہوئے اور اپنے حقوق اور ریاست حاصل کی تو ان قوتوں نے کیا کیا؟ وہ سیاسی جماعتوں میں تبدیل ہوگئیں اور ان کا دفاع کرنے والی فورسز قومی فوج میں تبدیل ہوگئیں۔

خلیل الحیہ مزید کہتے ہیں کہ اسرائیل کی کارروائی سے حماس کو تباہ کرنے میں کامیابی نہیں ملے گی۔ان کا کہنا تھا کہ جنگ کے بعد سے باہر موجود سیاسی قیادت اور غزہ کے اندر موجود عسکری قیادت کے درمیان "بلاتعطل" رابطے ہیں اور دونوں گروہوں کے درمیان "رابطے، فیصلے اور ہدایات" مشاورت سے کیے جاتے ہیں۔انہوں نے زور دیا کہ اسرائیلی فورسز نے نہ انسانی لحاظ سے اور نہ میدان میں "(حماس) کی 20 فی صد سے زیادہ صلاحیتوں کو بھی تباہ نہیں کیا۔" ان کا کہنا تھا کہ "اگر وہ (حماس) کو ختم نہیں کر سکتے تو اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل اتفاقِ رائے کی طرف جانا ہے۔

ایرانی حملے میں اسرائیلی فضائی اڈے نواتیم کے کئی مقامات کو نقصان پہنچا: بی بی سی کی تحقیق

ان کا ہدف' اسرائیلی آبادی اور اقتصادی مراکز' نہیں بلکہ فوجی اڈے تھے ایرانی کمانڈرز کا موقف

(ویب رپورٹ)

ایرانی سفارتخانے پر حملے کے جواب میں ایران نے اسرائیل پر 300 کے قریب میزائل مارنے کا دعویٰ کیا تھا جس کے بارے میں اسرائیل اور امریکی ادارے یہ دعویٰ کررہے تھے کہ ایران کی جانب سے چلائے گئے تمام میزائل کو راستے میں ہی تباہ کر دیا گیا ہے اور کوئی بھی میزائل اپنا ٹارگٹ حاصل نہیں کرسکا اسرائیل میں ہونے والے میزائل حملوں کی ایران اور چند سوشل میڈیا سائٹ پر ایسی ویڈیوز جاری کی گئی جس میں یہ دیکھایا گیا کہ متعدد میزائل اسرائیل کے مختلف علاقوں میں گررہے ہیں جس سے اسرائیل کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

گذشتہ دونوں برطانیوی نیوز ادارے بی بی سی ایک رپورٹ جاری کی جس میں تسلیم کیا گیا کہ ایران کے متعدد میزائل اپنے مقررہ مقامات پر گرنے میں کامیاب رہے جس سے اسرائیل کو بھاری نقصان کا سامنا کرنا پڑا اس حوالے سے بی بی سی متعدد تصاویر بھی جاری کی ہے جس میں تباہی کے مناظر کو دیکھایا گیا بی بی سی رپورٹ کے مطابق

ایران کے اعلیٰ فوجی کمانڈروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے اسرائیل پر حملے کو 'محدود' رکھا اور ان کا ہدف' اسرائیلی آبادی اور اقتصادی مراکز' نہیں بلکہ فوجی اڈے تھے۔

بی بی سی اپنی رپورٹ میں کہتا ہے کہ ہم ایران کے اسرائیل پر کیے گئے حملے میں ہونے والے نقصان کو سمجھنے کے لیے سیٹلائٹ تصاویر، ویڈیوز، تصاویر اور فوجی عہدیداروں کے بیانات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس کے ذریعے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ 'ہمیں اب تک اس حملے سے متعلق کیا معلوم ہے اور کیا نہیں۔

13 اپریل کی علی الصبح ایران نے دمشق میں اپنے سفارتخانے پر حملے کے جواب میں اسرائیل پر تقریباً 300 میزائل اور خودکش ڈرونز داغے تھے جسے ایران نے 'وعدہ صادق'

کا نام دیا۔اسرائیلی فوج نے اس حملے کو ناکام بنانے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کی حدود میں پہنچنے سے قبل ہی بیشتر میزائلوں اور ڈرونز کو 'ایرو' نامی فضائی دفاعی نظام اور خطے میں موجود اتحادیوں کی مدد سے ناکام بنا دیا گیا۔

اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ ایران نے اسرائیل پر 170 ڈرونز، 120 بیلسٹک میزائلوں اور 30 کروز میزائلوں سے حملہ کیا۔ایران نے حملے کو تین حصوں پر مرتب کیا تھا: پہلے خودکش ڈرونز، پھر کروز میزائل اور آخر میں بیلسٹک میزائل۔ایران کے پاسداران انقلاب کی ایرو اسپیس فورس، جس کی سربراہی امیر علی حاجی زادہ کر رہے تھے، اسرائیل پر حملے کی ذمہ دار تھی تاہم پاسداران انقلاب نے ابھی تک باضابطہ طور پر یہ اعلان نہیں کیا کہ اس نے اسرائیل کے خلاف کتنے اور کس قسم کے ڈرونز اور میزائل استعمال کیے۔

ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن پر شائع ہونے والے پاسداران انقلاب کے دو بیانات میں کہا گیا کہ انھوں نے درجنوں ڈرونز اور میزائلوں کے ذریعے اسرائیل کے 'مخصوص اہداف کو نشانہ بنایا'۔اگلے روز ایرانی ٹی وی آئی آر آئی بی نیوز نے حملے کے بارے میں ایک رپورٹ میں ایران کے 136 ڈرونز، پاوہ کروز میزائل اور عماد-3 بیلسٹک میزائلوں کی تصاویر دکھائیں۔دیگر ایرانی میڈیا نے بھی خیبر شاہکان اور قادر نامی ایرانی بیلسٹک میزائلوں کا ذکر کیا۔ایران کا کہنا ہے کہ اس نے اسرائیل میں دو اہداف پر حملہ کیا: نواتیم ایئر بیس اور گولان کی پہاڑیوں میں قائم ہرمون سگنل بیس پر۔بی بی سی کی فیکٹ چیکنگ ٹیم نے حملے میں استعمال ہونے والے کچھ میزائلوں کی تحقیقات کی ہیں۔

ایران کے سرکاری ٹیلی ویژن پر شائع ہونے والے پاسداران انقلاب کے دو بیانات میں کہا گیا کہ انھوں نے درجنوں ڈرونز اور میزائلوں کے ذریعے اسرائیل کے 'مخصوص اہداف کو نشانہ بنایا۔

بی بی سی فارسی نے حملے کے بارے میں دستیاب اعداد و شمار اور معلومات کا تجزیہ کیا اور حملے سے پہلے اور بعد کی سیٹلائٹ تصاویر کا موازنہ کیا۔سیٹلائٹ کی مدد سے حاصل کردہ ان تصاویر کو اکثر کسی ایسے حملے میں ہونے والی تباہی، اہداف پر آنے والی ممکنہ تبدیلیوں اور حملے کی علامات سے موازنہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ان تصاویر کے جائزہ سے حاصل ہونے والی معلومات کو حملے سے متعلق سوالات کے جوابات دینے کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔یہ تصاویر اسرائیل پر ایرانی حملے کی شدت اور دمشق میں ایرانی قونصل خانے کی عمارت پر اسرائیلی حملے کے درمیان تعلق کی نشاندہی کر سکتی ہیں۔نواتیم ایئر بیس پر حملہ اسرائیل کے اہم فضائی اڈوں میں سے ایک پر حملہ تصور کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اسرائیل کے اہم دیمونا جوہری مرکز سے صرف 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور اس حملے کو ایران کی جانب سے ایک دھمکی آمیز پیغام بھیجنا سمجھا جا سکتا ہے۔دوحہ انسٹیٹیوٹ میں سکیورٹی اور ملٹری سٹڈیز کے پروفیسر عمر آشور سمیت چند دیگر عسکری امور کے تجزیہ

کاروں نے ایران کے حملے کو عسکری اور انٹیلیجنس دونوں لحاظ سے اہم قرار دیا۔

ایران کا اسرائیل پر حملہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایرانی میزائل ٹیکنالوجی کی صلاحیت جس نے ہمیشہ مغرب کو تشویش میں رکھا اور مغرب نے اسے (ایران کو) جوہری ٹیکنالوجی کے حصول سے روکنے کے لیے مرتب دیے گئے جوائنٹ کمپری ہینسو پلان آف ایکشن کی قرارداد 2231 کے تحت میزائل ٹیکنالوجی سے روکے رکھنے کی کوشش کی۔ اس حملے سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایران نے اسرائیل کے شمال اور مغرب کو نشانہ بنایا اور اس حملے سے یہ پیغام دینے کی کوشش کی کہ اس کو اسرائیل کے کسی بھی حصہ تک ہدف جو نشانہ بنانے کی رسائی حاصل ہے۔

ایران کے حملے میں اسرائیلی فوج کے زیر استعمال نواتیم بیس زیر بحث رہی ہے اور سیٹلائٹ کی مدد سے حاصل کردہ تصاویر میں اس میں تبدیلیاں واضح ہیں۔ اسرائیل نے بھی اس اڈے کو 'معمولی' نقصان پہنچنے کی تصدیق کی۔ نواتیم ایئر بیس وسطی اسرائیل، جنوبی مغربی کنارے اور بحیرہ مردار کے مغرب میں واقع ہے۔ 12 سے 14 اپریل کے درمیان سیٹلائٹ کی مدد سے لی گئی تصاویر کے مطابق نواتیم فضائی اڈے پر کم از کم چار مقامات پر کچھ تبدیلیوں کو دیکھا جا سکتا ہے البتہ صرف ان تصاویر سے میزائل حملے کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

اسرائیلی فوج نے 14 اپریل کو 19 سیکنڈ کی ایک ویڈیو جاری کی تھی جس میں حملے سے متاثر ہونے والے تین مختلف مقامات کو دکھایا گیا تھا۔ ویڈیو میں اسرائیلی افواج کو رن وے کی مرمت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس ویڈیو میں اس فضائی اڈے کے رن وے کے جس مقام کی مرمت کی جا رہی ہے وہ سیٹلائٹ تصاویر میں ظاہر ہونے والے ایک مقام سے مماثلت رکھتا ہے جس میں ایک بڑی تبدیلی دکھائی دیتی ہے۔ بیس میں پانچ بڑے رن وے ہیں جو بیس کے شمال اور جنوب میں ہیں۔ جیسا کہ 12 اپریل کو سیٹلائیٹ سے حاصل کردہ تصاویر میں دکھایا گیا، نواتیم بیس کے جنوبی رن وے پر کوئی تبدیلی نہیں لیکن ایرانی حملے کے

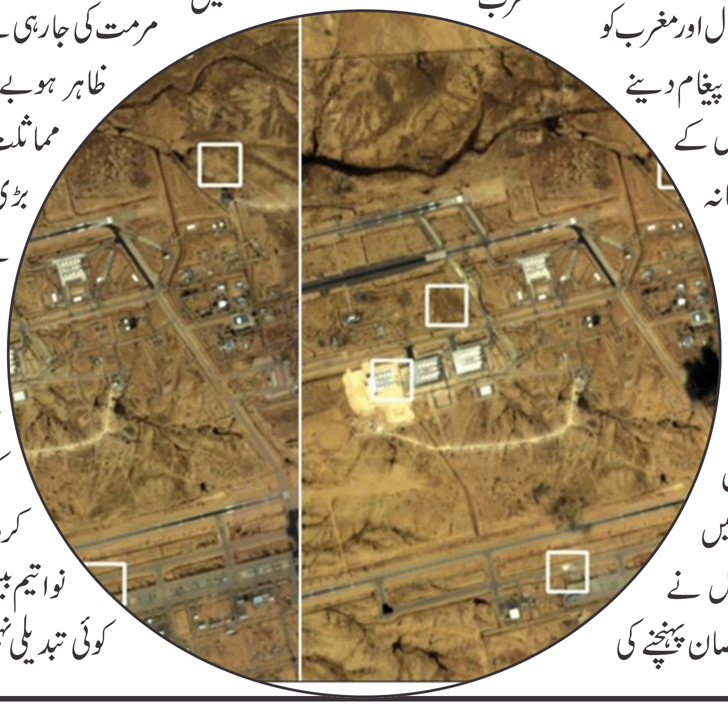

بعد اسی رن وے پر ایک بڑا داغ نظر آتا ہے۔ یہ دھبہ 14 اپریل کو بھی نظر آیا تھا، یہ تبدیلی اسرائیلی حکام کی جانب سے رن وے کو پہنچنے والے نقصان کے مطابق ہو سکتی ہے۔ رن وے تقریباً 23 میٹر چوڑا ہے اور نشان کی چوڑائی بھی پورے رن وے کی چوڑائی کے برابر ہے اور یہ مقام اسرائیلی لڑاکا طیاروں کے ہینگر سے صرف 190 میٹر دور ہے۔

خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس نے خبر دی ہے کہ اسرائیل پر ایرانی حملے میں نواتیم ایئر بیس کے رن وے کے ایک حصے کو نقصان پہنچا۔ اسرائیل نے اس نقصان کو 'معمولی' قرار دیا اور اسرائیلی فوج کی 19 سیکنڈ کی ویڈیو میں یہ دکھایا گیا کہ لڑاکا طیارے فضائی اڈے سے اڑان بھر رہے ہیں تاکہ یہ پیغام دیا جائے کہ اس حملے سے اڈے کے امور میں خلل نہیں پڑا، لیکن ویڈیو میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ طیارے پانچ فضائی اڈوں میں سے کس سے اڑان بھر رہے تھے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان ڈینیئل ہاگری نے یہ بھی کہا کہ اسرائیلی جنگی طیارے خطے میں خطرات کے خلاف فوجی کارروائی کر رہے ہیں۔ تاہم ایران کا کہنا ہے کہ نواتیم اسرائیلی ایف 35 سٹیلتھ لڑاکا طیاروں کا اڈہ ہے جنھوں نے دمشق میں ایرانی قونصل خانے کی عمارت پر حملے میں حصہ لیا تھا۔

13 اور 14 اپریل کی فضائی تصاویر میں بھی ایسی تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں جو اسرائیلی فوج کی جاری کردہ ویڈیو سے مطابقت رکھتی ہیں،

اسرائیلی ترجمان نے تصدیق کی کہ اس حملے میں صرف 'بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا'۔ اس فضائی اڈے کی سیٹلائٹ سے حاصل کردہ پہلے اور بعد کی تصاویر سے پتا چلتا ہے کہ یہ ڈھانچہ حال ہی میں دو دوسرے ڈھانچوں کے ساتھ تعمیر کیا گیا تھا۔ بی بی سی فارسی کی تحقیقات سے پتا چلتا ہے کہ اگرچہ اسرائیل نے ایرانی میزائیلوں کو روکنے یا مار گرانے کے دعوے میں خود کو فاتح قرار دیا لیکن متعدد معاملات میں اسرائیلی فضائی دفاعی نظام ایرانی میزائلوں کو روکنے سے ناکام رہا ہے۔ بی بی سی نے نواتیم بیس پر کم از کم دو دیگر ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں ایرانی حملے کے فوراً بعد اہم تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں جو ایک گڑھے سے ملتی جلتی ہیں۔ دونوں تبدیلیاں نواتیم فضائی اڈے کے شمالی حصوں میں ہوئیں، ایک شمالی پٹی کے درمیان اور دوسری نواتیم بیس کے شمال مشرقی حصے میں، جو اڈے کے باہر ایک انکلوژر ہے۔ زمینی شواہد میں، صرف تین متاثرہ مقامات کی شناخت کی جا سکتی ہے لیکن چوتھے مقام سے جو شمال مشرق اور بیس کے باہر نظر آتا ہے، کوئی تصویر جاری نہیں کی گئی اور یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ تبدیلی کیوں آئی۔

اقوام متحدہ کے سابق ہتھیاروں کے انسپکٹر سکاٹ ریٹر کے مطابق 'نواتیم فضائی اڈے کو پانچ سے سات میزائلوں نے نشانہ بنایا۔ امریکی نیٹ ورک اے بی سی نے کچھ اسرائیلی ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ نواتیم بیس کو پانچ میزائلوں نے نشانہ بنایا۔

یورپین یونین نے مئی تک فلسطین کو ریاست تسلیم کرنے کا عندیہ دے دیا

(ویب ڈیسک)

یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندے برائے امور خارجہ و سکیورٹی پالیسی جوزف بوریل نے سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں منعقدہ عالمی اقتصادی فورم کے خصوصی اجلاس سے خطاب کے دوران واضح کیا ہے کہ مئی تک کئی یورپی ممالک فلسطینی ریاست کوتسلیم کرلیں گے۔انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ مئی کے آخر تک کئی یورپی ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیں گے۔اس سے قبل جوزف بوریل نے اپنے بیانات میں اس بات پرزور دیا تھا کہ اسرائیل کے پاس فلسطینی عوام کے حق خودارادیت اور ان کے لیے ایک ریاست کے قیام کے خلاف ویٹو کا کوئی جواز نہیں۔

یاد رہے مارچ میں چار یورپی ممالک سپین، آئرلینڈ، مالٹا اور سلووینیا نے اعلان کیا تھا کہ وہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کیلئے مشترکہ طور پر کام کریں گے۔ہسپانوی وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے کہا تھا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ ان کا ملک جولائی تک فلسطینی ریاست کوتسلیم کرلے گا۔انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ یورپی یونین میں جلد ہی ایسی لہر پیدا ہوگی جس کے بعد کئی رکن ممالک اسی موقف کواختیار کرلیں گے۔

امریکہ کا سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدہ سعودی اسرائیل تعلقات سے مشروط ہوگا؟

(ویب رپورٹ)

امریکہ نے سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدے کو سعودی اسرائیل تعلقات سے مشروط کردیا عالمی اقتصادی فورم کے اجلاس میں شرکت کی سعودی عرب کے دارالحکومت (ریاض) میں آنے والے امریکہ کے وزیرِ خارجہ اینٹنی بلنکن نے سعودی عرب میں اہم شخصیات سے ملاقاتیں اور فلسطین اسرائیل جنگ بندی سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔

عالمی اقتصادی فورم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے وزیرِ خارجہ اینٹنی بلنکن نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ دفاعی معاہدے کے بہت قریب ہیں تاہم یہ معاہدہ اسی وقت ہوگا جب ریاض اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات معمول پر لائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ''سعودی عرب اور امریکہ اپنے جن معاہدات پر کام کر رہے تھے، میرے خیال میں ہم اس پر کام مکمل کرنے کے بہت قریب ہیں۔'' ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ ماہ دونوں ممالک نے اسرائیل اور سعودی عرب کے درمیان تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے بہت کام کیا تھا۔ اس موقع پر بلنکن نے انکشاف کیا کہ فلسطینیوں سے متعلق مجوزہ معاہدے کے انتہائی اہم حصے پر بات کرنے کے لیے انہیں گزشتہ برس 10 اکتوبر کو سعودی عرب اور اسرائیل کا دورہ کرنا تھا۔ تاہم سات اکتوبر کو حماس کے اسرائیل پر حملے کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہوسکا۔ بلنکن کا کہنا تھا کہ تعلقات معمول پر لانے کے لیے غزہ میں امن اور فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے قابلِ اعتماد راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ دوسری جانب سعودی عرب اسرائیل کی جانب سے دو ریاستی حل کے لیے یقین دہانی کو مستقبل کے کسی بھی معاہدے کیلئے اولین شرط قرار دیتا ہے۔

پاکستان کو آئی ایم ایف کے شکنجے سے نجات کب ملے گی؟

پاکستان کو آئی ایم ایف کے پاس لیجانے کا ذمہ دار کون؟
کیا ایک ارب 10 کروڑ ڈالر کی قسط آخری ہو گی؟

رپورٹ (مرزا محمد آصف بشیر بیگ)

اسوقت پاکستان میں خوشیاں منائی جارہی ہیں کہ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) نے آخری معاہدے کے مطابق پروگرام کی آخری قسط ایک ارب 10 کروڑ ڈالر جاری کردیئے اس بارے اسٹیٹ بنک آف پاکستان نے بھی تصدیق کردی ہے کہ مجوزہ رقم پاکستان کے اکاؤنٹ میں منتقل ہوچکی ہے مجوزہ رقم کے حصول پر موجودہ حکومت اسے اپنی کامیابی قرار دیتی ہے جبکہ حقیقت میں آئی ایم ایف سے قرضوں کے باعث پاکستان میں مہنگائی کی شرح تناسب میں انتہائی اضافہ ہوتا ہے۔

آئی ایم ایف کا قیام 1944 میں ہوا تھا جبکہ پاکستان 11 جولائی 1950 کو آئی ایم ایف کا رکن بنا تھا پاکستان کی آئی ایم ایف پروگراموں میں شمولیت کے بارے عالمی ادارے کی ویب سائٹ پر موجود تفصیلات کے مطابق پاکستان کے آئی ایم ایف کے ساتھ ابھی تک 24 پروگرام ہوئے اور پہلا پروگرام دسمبر 1958 میں طے پایا جس کے تحت پاکستان کو ڈھائی کروڑ ڈالر دینے کا معاہدہ طے ہوا۔یہی وہ وقت تھا جب پاکستان قرضوں کی دلدل میں داخل ہوا اس کے بعد سیاسی اور فوجی حکومتیں آتی رہی سب نے پاکستان کو چلانے کیلئے آئی ایم ایف کا سہارا لیا کچھ حکومتوں نے بروقت اقساط جاری نہیں کی جس سے قرضوں کا بوجھ بڑھتا گیا اور پرانی اقساط کی ادائیگی کیلئے آئی ایم ایف سے نئی قسط وصول کی جاتی اور مزید قرضے کے حصول کیلئے عوام کو مہنگائی کی چکی میں پیسا جاتا بجلی،گیس اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے لوکل انڈسٹری کو تباہ کردیا گیا اور دنیا کو پاکستانی مصنوعات ایکسپورٹ کرنے والا ملک پاکستان اب وہی مصنوعات امپورٹ کرنے والا ملک بنتا جارہا ہے جس میں پاکستان خود کفیل ہوتا تھا۔

مرکزی بینک نے 31 دسمبر 2023 تک ملک پر قرضے کی جو تفصیلات جاری کی ہیں ان کے مطابق پاکستان پر مجموعی طور پر 65189 ارب روپے کا اندرونی و بیرونی قرضہ ہے جس میں صرف ایک سال کے دوران 14000 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔31 دسمبر 2022 کو ملک پر مجموعی قرضہ 51058 ارب روپے تک تھا جو ایک

سال میں 65189 ارب روپے ہوگیا اور ایک سال میں قرض میں ہونے والا یہ اضافہ 27.7 فیصد تھا۔ پاکستان پر لدے اس مجموعی قرضے میں اندرون ملک بینکوں اور مالیاتی اداروں سے لیا جانے والا قرضہ 42588 ارب روپے ہے جب کہ بیرونی ملک عالمی اداروں اور ممالک سے لیے جانے والا قرض 22601 ارب روپے ہے۔ پاکستان کے ذمے واجب الادہ مجموعی قرض کا اگر ڈالر میں حساب لگایا جائے تو یہ 131 ارب ڈالر بنتا ہے۔ موجودہ مالی سال میں پاکستان کو 24.5 ارب ڈالر قرضہ واپس کرنا تھا جس میں 3.8 ارب ڈالر سود کی ادائیگی اور 20.7 ارب ڈالر اصل رقم تھی۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جمیل احمد کے مطابق 24.5 ارب ڈالر کی واپسی میں سے کافی ساری رقم واپس کر دی گئی ہے یا پھر اس قرضے کو رول اور کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کو 30 جون 2024 تک مالی سال کے اختتام تک دس ارب ڈالر کا قرضہ واپس کرنا ہے۔

آئی ایم ایف سے رواں مالی سال کے دوران جو رقم وصول ہوئی وہ اوپر بیان کی گئی تفصیلات میں شامل نہیں ہیں اسطرح اپریل تک چار ماہ کے دوران پاکستان میں مزید اربوں ڈالرز کا قرض بڑھ چکا ہے۔

اکثر ماہر معاشیات انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کو قرض کے حصول کا 'آخری راستہ' سمجھا جاتا ہے۔ معاشی بحران سے متاثرہ کسی بھی ملک کی آخری امید آئی ایم ایف سے امیدیں وابستہ کرتا ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے ماہر معیشت بنجامن فریڈمین کہتے ہیں کہ آئی ایم ایف کے اثرات کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ یہ جاننا ناممکن ہے کہ 'آیا اس کی مداخلت نے کسی ملک میں معاملات کو بہتر بنایا ہے یا بدتر اور اس کا متبادل کیا ہوسکتا تھا۔ مختلف رپورٹس میں حوالہ دیا جاتا ہے کہ سال 2002 میں برازیل نے اپنے قرضوں کی وجہ سے ڈیفالٹ (دیوالیہ) ہونے سے قبل آئی ایم ایف کا قرض حاصل کیا۔ اس کی حکومت جلد ہی معیشت کو بحال کرنے میں کامیاب ہوئی اور اس نے دو سال قبل ہی اپنا تمام قرضہ ادا کر دیا لیکن ہر ملک برازیل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہر ملک کے حکمران اپنے ملک اور عوام کے ساتھ مخلص ہوتے ہیں۔

آئی ایم ایف پروگرام کی تاریخ کے مطابق فوجی صدر ایوب خان کے دور میں پاکستان کے آئی ایم ایف سے تین پروگرام ہوئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی سربراہی میں بننے والی پہلی حکومت کے دور میں پاکستان کے آئی ایم ایف سے چار پروگرام ہوئے۔ فوجی صدر جنرل ضیاالحق کے دور میں پاکستان نے آئی ایم ایف کے دو پروگراموں میں شرکت کی۔ پی پی پی کی دوسری حکومت میں بے نظیر بھٹو کی وزارت عظمیٰ کے دور میں پاکستان آئی ایم ایف کے دو پروگراموں میں شامل ہوا۔ سابق وزیر اعظم نواز شریف کی پہلی حکومت میں ایک آئی ایم ایف پروگرام میں پاکستان نے شمولیت اختیار کی۔ بے نظیر بھٹو کی وزارت عظمیٰ کے دوسرے دور میں پاکستان آئی ایم ایف کے تین پروگراموں میں شامل ہوا تو نواز شریف کی دوسری وزارت عظمیٰ میں پاکستان نے دو آئی ایم ایف پروگراموں میں شمولیت اختیار

کی۔سابق فوجی صدر پرویز مشرف کے دور میں دو آئی ایم ایف پروگرام ہوئے، پی پی پی کی 2008 سے 2013 میں بننے والی حکومت میں ایک پروگرام، پاکستان مسلم لیگ نواز کی 2013 سے 2018 میں حکومت میں ایک پروگرام اور پاکستان تحریک انصف کے دور میں ایک آئی ایم ایف پروگرام میں پاکستان شامل ہوا جو تحریک انصاف کی حکومت کے خاتمے کے بعد نواز لیگ کی سربراہی میں مخلوط حکومت نے جاری رکھا۔

پاکستان کے ہر حاکم نے اقتدار کے حصول کیلئے عوام کو آئی ایم ایف سے نجات کا لولی پاپ دیا لیکن جیسے ہی وہ اقتدار میں آتا ہے سب سے آئی ایف کے پاس جاتے ہوئے اسکا ذمہ دار ماضی کی حکومتوں کو قرار دیتا ہے آج بھی یہی کچھ ہورہا ہے ۔تحریک انصاف کے بانی چیئرمین عمران خان نے اقتدار میں آنے سے قبل آئی ایم ایف کے پاس نہ جانے کا اعلان کیا تھا لیکن جیسے ہی 2018 میں وہ اقتدار میں آئے تو انہیں ملکی نظام چلانے کیلئے آئی ایم ایف کے پاس جانا پڑا اس دوران انہوں نے اسکی ذمہ داری ماضی کی حکومتوں پر ڈالی آج برسراقتدار سیاستدان بھی آئی ایم ایف کے پروگرام کو ماضی کی غلطیاں قرار دے رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆